پاک بھارت کشیدگی (2019) سے متعلق روزنامہ جنگ اور نوائے وقت کی خبروں کا تحقیقی و تجزیاتی جائزہ

سکندر علی
پی ایچ ڈی اسکالر
شعبہ ابلاغ عامہ، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی، کراچی
sikander84.ali@gmail.com

محمد یوسف
ایم فل لیڈنگ ٹو پی ایچ ڈی، ،
شعبہ ابلاغ عامہ، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس و ٹیکنالوجی، کراچی
myousafas95@yahoo.com

ABSTRACT

Relations between Pakistan and India have been hostile since the Partition of subcontinet (1947). In addition to the three major wars so far, a limited scale war has been fought between the two major South Asian nations. In 2019, these nuclear-armed countries once again reached the brink of war. On the night between February 25 and 26, 2019, Indian warplanes crossed the Pakistani airspace and reached the Balakot area of Mansehra District in Khyber Pakhtunkhwa Province. The Indian planes dropped the payload at a place called Jabba in Balakot and flew back. Suddenly, relations between the two countries soured, and peace in South Asia was threatened. The next day, February 27, Indian warplanes again made air strikes, however, this time the Indian MiG-21 fighter jet was shot down by the Pakistan Air Force in Kashmir. The pilot was captured alive and handed over to India.
In this research study, we looked at how the Pakistani print media covered the Pak-India tensions, Is Pakistani press reporting on objective basis? Or took care of the sanctity of the news? Did you cover the incidental news or did you fail to convey the pure news to the people? To find the answers to these questions, two old and national newspapers of Pakistan, Jang and Nawa-e-Waqt, were selected. In order to see how these newspapers presented the news in the days of tension, the front page of the said newspapers was chosen, and the conclusion was drawn through the scrutiny of

the news. The result was that these newspapers reported on the statements and claims of Pakistani government and military officials instead of field reporting. What a bloodbath of objectivity and impartiality as well as of journalistic principle.

Key Words Indo Pak relations, War, Airspace, Media, Coverage, Jang, Nawayewaqt

تعارف

پچیس اور چھبیس فروری 2019 کی درمیانی شب بھارت کے جنگی طیاروں نے پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کی۔ بھارتی جنگی طیارے لائن آف کنٹرول کی فضا کو پھلانگتے ہوئے پاکستانی وقت کے مطابق 3 سے ساڑھے 3 بجے کے درمیان صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع مانسہرہ کے علاقے بالا کوٹ تک پہنچ گئے۔ جنگی طیاروں نے اپنا پے لوڈ یعنی جہاز پہ لدے گولہ بارود پھینک دیے اور واپس بھارت کی سرحد میں نکل گئے۔ ضلع مانسہرہ کا یہ علاقہ یعنی بالاکوٹ پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے مظفر آباد سیکٹر سے چند کلو میٹر کے فاصلے پہ واقع ہے جبکہ پاکستان کی راجدھانی اسلام آباد سے بھی کوئی ساڑھے 3 گھنٹے کی ڈرائیو پہ ہے۔ اس وقوعے نے جنوبی ایشیا کے دو ایٹمی طاقت کے حامل ملکوں پاکستان اور بھارت کو جنگ کے دہانے پہ پہنچا دیا تھا۔ خطے کی صورت حال یک لخت بدل گئی۔ تناؤ کا ماحول بن گیا۔ اس واقعے کو پہلے انڈین میڈیا نے رپورٹ کیا۔ بھارتی نیوز چینلز نے بریکنگ نیوز چلانا شروع کی کہ بھارت نے جیش محمد (شدت پسند تنظیم) کے کیمپ پہ حملہ کیا۔ انڈین میڈیا نے تواتر کے ساتھ یہ بھی دہرایا کہ حملے میں تین سو کے قریب زیرتربیت دہشت گرد مارے گئے۔ اسی روز چھبیس فروری کو دہلی میں بھارت کے سکیرٹری خارجہ وجے کھوکھلے نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے دعوٰی کیا کہ بھارت نے پاکستان میں جیش محمد کی تربیت گاہ پہ چھبیس فروری کی علی الصبح فضائی حملہ کیا ہے۔ یہ دراصل خفیہ اطلاعات کی بنیاد پر ایک آپریشن تھا جس کا مقصد بقول ان کے بھارت دشمن سرگرمیوں میں ملوث جیش محمد کے زیرتربیت دہشت گردوں کا قلع قمع کرنا تھا۔ بھارتی سکیرٹری خارجہ نے یہ بھی دعوٰی کیا کہ آپریشن میں تنظیم جیش محمد کے سینیر کمانڈرز سمیت بڑی تعداد میں جہادی ہلاک ہو گئے۔ مگر سکیرٹری خارجہ بھارت نے اس بارے میں کوئی ثبوت فراہم نہیں کیا۔ زبانی دعوؤں پہ اکتفا کیا۔ بعد میں ارضی شواہد سے ایسے کسی دعوے کی تصدیق نہ ہو سکی۔
بی بی سی نے اسی دن رپورٹ کیا کہ انڈین فضائیہ کے ایک سے زائد طیارے پاکستانی

فضائی حدود میں گھس گئے۔ یہ میراج طیارے تھے۔ (بی بی سی، 2019)
پاکستان کے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی نے فوری طور پر بھارتی فضائی کارروائی کی مذمت کی اور کہا کہ پاکستان اپنے دفاع کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ بھارتی حملے کے روز ہی پاکستان کی قومی سلامتی کمیٹی کا اجلاس بلایا گیا۔ اجلاس میں پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان، وزیر دفاع، وزیر خارجہ، چیرمین جوائنٹ چیفس آف اسٹاف کمیٹی، بری فوج کے سربراہ قمر جاوید باجوہ، فضائی اور بحری افواج کے سربراہان بھی شریک ہوئے۔ اجلاس کے بعد

پاکستان کے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی اور وزیر دفاع پرویز خٹک نے اعلامیہ پڑھ کے سنایا۔ اعلامیے میں کہا گیا کہ بھارت نے یہ حملہ اپنے انتخابی ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے عوام کی حمایت سمیٹنے کے لئے کیا۔ بھارت نے خطے کے امن کو خطرے میں ڈال دیا ہے، جارحیت دکھائی ہے، حملے میں پہل کیا ہے۔ دریں اثناء پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے بیان دیا کہ بھارت نے جارحیت دکھائی ہے، اب جواب کا انتظار کریں، وقت اور مقام کا تعین ہم کریں گے۔ (جنگ، 28 فروری 2019)

چھبیس فروری کی رات کے آخری پہر اور صبح کاذب کے آس پاس بھارتی جنگی میراج طیاروں کے پاکستان کی سرحد کے اندر گھس آنے کے کم وبیش تیس گھنٹے بعد ایک اور بڑا واقعہ پیش آیا۔ ستائیس فروری کی صبح ایک دفعہ پھر بھارت کے جنگی طیاروں نے فضائی سرحد کی خلاف ورزی کی اور اس بار پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے علاقے میں گھس آئے۔ تاہم اس بار پاکستان چوکس تھا۔ ایک بھارتی طیارہ مار دیا گیا۔ پائلٹ پکڑا گیا۔ بھارت کے جنگی جہاز مگ اکیس کو پاکستان کے جنگی طیارے کی جانب سے نشانہ بنایا گیا۔ ہندوستان کا پائلٹ پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے ایک گاؤں میں گرا جسے دیہاتیوں نے پکڑا، زدوکوب کیا۔ اسی اثنا ء میں پاکستان کے فوجی جوانوں نے ہندوستانی جنگی ہوا باز کو حراست میں لے لیا۔ ستائیس فروری کو اس واقعے کے فوری بعد پاکستان کے فوجی ترجمان یعنی ڈائریکٹ جنرل انٹر پبلک سروس ریلیشنز (آئی ایس پی آر) میجر جنرل آصف غفور نے ٹویٹ کیا کہ پاکستان نے دو بھارتی جنگی طیاروں کوگرا دیا ہے۔ اس کے کچھ دیر بعد میجر جنرل آصف غفور نے پریس کانفرنس میں دعویٰ کیا کہ پاک فضائیہ نے دو بھارتی جنگی طیارے گرا دیئے ہیں اور دو ہوا باز گرفتار کر لیے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایک طیارے کا ملبہ بھارت کے زیر انتظام کشمیر میں جا گرا جبکہ دوسرا طیارہ پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں گرا۔ دو پائلٹ پاکستانی فوج کی حراست میں ہیں جن میں سے ایک زخمی ہونے پر سی ایم ایچ منتقل کیا گیا ہے۔ پاکستانی فوج کی حراست میں موجود انڈین پائلٹ کا نام ابھی نندن ہے۔ کچھ دیر بعد ہوا باز ابھی نندن کو پاکستان کے عسکری ترجمان نے پریس کے سامنے پیش کیا اور یہ مناظر دنیا نے ٹی وی پر براہ راست دیکھے جبکہ دوسرے پائلٹ کے حوالے سے پاکستان کے فوجی ترجمان نے اپنا پہلے والا موقف تبدیل کیا اور ٹویٹ کے ذریعے تصحیحی اعلان کیا کہ بھارت کا ایک ہی ہوا باز حراست میں لیا گیا تھا۔ اٹھائیس فروری کو پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان نے پارلیمنٹ سے خطاب میں اعلان کیا کہ بھارتی ہوا باز کو امن کے نام پر بھارت کے حوالے کرنے جا رہے ہیں۔ عمران خان نے یہ بھی کہا کہ کل شام بھارتی ہم منصب نریندر مودی سے فون پہ بات کرنے کی کوشش کی تھی تاہم اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔

پچیس اور چھبیس فروری 2019 کی درمیانی شب بھارت کی جانب سے سرحد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے پاکستان کے علاقے بالا کوٹ میں جنگی جہاز کا پے لوڈ گرانے، اگلے روز یعنی ستائیس فروری کو ایک بار پھر بھارتی طیاروں کے لائن آف کنٹرول کو پھلانگنے اور اس کے نتیجے میں بھارتی طیارے کی تباہی اور ہوا باز کی گرفتاری کے بعد جنوبی ایشیا ایک بار پھر جنگ کے دہانے پر پہنچ گیا۔ بھارت اور پاکستان میں یکایک جنگی ماحول سا پیدا ہو گیا۔ حکومتی سطح پر دھمکیوں اور بیان بازیوں کا سلسلہ شروع ہوا۔ دونوں ریاستوں کے تعلقات مزید کشیدہ ہو گئے۔ دونوں اطراف کے عوام بھی ایک دوسرے پر اپنا غم وغصہ دکھانے لگے۔ بالخصوص سوشل میڈیا پر بھارت اور پاکستان کے صارفین اور ایکٹیوسٹس کے درمیان لفظی جنگ چھڑ گئی۔ دونوں ملکوں کا میڈیا حسب توقع معمول سے زیادہ متحرک ہو گیا۔ ٹی

وی چینلز نے لمحہ لمحہ بریکنگ نیوز اور میراتھن ٹرانسمیشن چلانا شروع کر دیں۔ اخبارات کے صفحات بھی پاک بھارت تازہ کشیدگی کی خبروں اور تجزیوں، تبصروں سے بھر گئے۔

تحقیق کے مقاصد

تحقیقی سوالات

زیر نظر تحقیقی مقالے میں درج ذیل سوالوں کے جواب روزنامہ جنگ اور روزنامہ نوائے وقت کی خبروں کے تناظر میں حاصل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

1۔ کیا پاکستان کے اخبارات نے پاک بھارت کشیدگی اورا س سے جڑے واقعات کو معروضیت کی آنکھ سے دیکھا؟

2۔ کیا پاکستانی اخبارات نے اس موقع پر غیر جانبداری دکھائی؟

3۔ کیا پاکستانی پریس نے خبر کی حرمت اور تقدس کو مد نظر رکھا یا صحافتی اقدار کو چھوڑ کر حب الوطنی کا لبادہ اوڑھ لیا؟

4۔ کیا پاکستانی اخبارات نے پاکستان اور بھارت کے کشیدہ تعلقات کو ویسے ہی خبری پیرائے میں قارئین تک پہنچایا یا خالص خبر عوام تک پہنچانے میں عمدا کوتاہی برتی؟

ان سوالوں کے جواب اس مقالے کے آخر میں اخبارات کے صفحات پرشائع خبری مواد کی تحقیقی جانچ پرکھ کے نتیجے میں کشید کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ اس مقصد کے لئے ہم نے پاکستان کے دو قومی روزناموں "جنگ" اور " نوائے وقت " کا انتخاب کیا ہے۔ روزنامہ جنگ اور نوائے وقت کے ایک ہفتے کے صفحہ اول پر شائع ہونے والی خبروں کو بطور تحقیقی ڈیٹا استعمال میں لائے جائے گا۔ یعنی 27 فروری 2019 سے5 مارچ 2019 تک روزنامہ جنگ اور نوائے وقت نے اپنے صفحہ اول پر پاک بھارت کشیدہ صورت حال کو کس طرح کوریج دی، اس کا جائزہ لیا جائے گا مگر اس سے قبل ضروری معلوم ہوتا ہے کہ روزنامہ جنگ اور نوائے وقت کی تاریخ و ارتقاء اور پالیسی کا مختصرا جائزہ لیا جائے۔ لہٰذا جنگ اور نوائے وقت کے 2019 میں پاکستان اور بھارت کے مابین کشیدہ ماحول کے ایام کی خبری اشاعتوں کی جانچ پرکھ سے قبل مذکورہ اخبارات کی تاریخ و ارتقاء پہ روشنی ڈالتے ہیں۔

جنگ اخبار کی ابتدا و ارتقاء

جنگ پاکستان کا سب سے بڑا اور کثیر الاشاعت اخبار ہے۔ جنگ اخبار کو 1940 میں میر خلیل الرحمان نے دہلی سے جاری کیا۔ ابتدائی طور پر یہ پندرہ روزہ اخبار تھا اور شام میں نکلتا تھا۔ جنگ کے سن اجرا پر محققین کی مختلف آراء ہیں۔ مختلف محققین اور مورخین نے اس کا سن اشاعت 1936 اور 1940کے درمیان لکھا ہے۔ روزنامہ جنگ 2021 میں اپنی لوح پر اخبار کا جلد نمبر 85 لکھ رہا ہے۔ اس حساب سے جنگ کا سن اشاعت 1936 بنتا ہے۔ مختلف تاریخی مسودات اور تحقیقی مواد کی جانچ پڑتال کے بعد ہم اس نتیجے پہ پہنچے ہیں کہ اس باب میں سب سے مستند حوالہ خود میر خلیل الرحمان کو مان لینا چاہئے جو جنگ کے بانی مدیر وناشر تھے۔ 1990 میں بانی جنگ میر خلیل الرحمان نے اپنے اخبار کو ایک انٹرویو دیا۔ اس انٹرویو میں بانی جنگ کہتے ہیں کہ

""صحافت میں ابتدا کا حساب اس سے لگا لیں کہ مجھے یعنی جنگ اخبار اور خود مجھے جولائی 1990 میں 50 سال ہو گئے۔ (جنگ، 1990)

میر خلیل الرحمان کا یہ فقرہ اس بات کی دلالت کرتا ہے کہ جنگ اخبار 1940میں جاری ہوا تھا۔ جنگ اخبار کا نام "جنگ" کیوں رکھا گیا؟ اس بارے میں جنگ کے بانی مدیر میر خلیل الرحمان کہتے ہیں کہ

"ایک تو اس زمانے میں دوسری جنگ عظیم جاری تھی دوسرے اس وقت ذہن میں ایک اور بات بھی تھی کہ بھئی پاکستان کیلئے جنگ کرنی ہے لڑنی ہے جدوجہد کرنی ہے اس کا یہ مقصد نہیں تھا ہمیں کسی فوج سے لڑنا ہے یا اس کے خلاف ہم نے کوئی علم بغاوت بلند کرنا ہے بس جنگ یعنی جدوجہد ہے۔ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اس کا نام "جدوجہد" رکھ دیتے لیکن یہ مشکل نام تھا اور اس زمانے میں شاید میرے لئے بھی مشکل تھا۔ جب نام کیلئے مشورہ ہو رہا تھا تو ہم نے کہا جنگ رکھ دو کیونکہ جنگ کو سبھی جانتے ہیں لیکن اب میں کبھی کبھی سوچتا ہوں کہ کچھ اور ہی نام رکھ لیتا۔" (جنگ، 1990)

قیام پاکستان کے بعد میر خلیل الرحمان نے دہلی چھوڑ کر نوزائدہ مملکت پاکستان کو اپنا اور اپنے خاندان کا وطن بنانے کا فیصلہ کیا۔ اس طرح جنگ بھی دہلی سے کراچی منتقل ہو گیا۔ قیام پاکستان کے دو ماہ بعد 14 اکتوبر 1947 کو جنگ کراچی سے شائع ہوا۔جنگ کے پاکستان سے شائع اولین شمارے پر 15 اکتوبر 1947 کی تاریخ لکھی ہوئی ہے۔ اکثر مصنفین اور محققین بھی جنگ کی پاکستان سے تاریخ اشاعت 15 اکتوبر 1947 ہی لکھتے ہیں۔ تاہم یہ قصہ دلچسپ اور قابل غور ہے۔اس گھتی کو " پاکستان کرونیکل" کے محقق و مولف عقیل عباس جعفری یوں سلجھاتے ہیں کہ "14 اکتوبر 1947 کو کراچی سے روزنامہ جنگ کی اشاعت کا آغاز ہوا چونکہ ان دنوں اخبارات میں ایک دن آگے کی تاریخ ڈالنے کا رواج تھا اس لئے اس پر 15 اکتوبر 1947 کی تاریخ ڈالی گئی" (جعفری، 2010)

روزنامہ جنگ کافی حد تک لچکدار پالیسی رکھتا ہے۔ بلکہ اس نے اپنے 8 عشروں کے سفر میں کئی بار پالیسی تبدیل کی۔ اسی لئے جنگ کی ادارتی پالیسی کو ایک حد تک معتدل قرار دیا جاتا ہے۔ جنگ دراصل تجارتی بنیادوں پہ اپنی پالیسی وضع کرتا ہے۔ یکم جنوری 2010 کو جنگ نے بھارت کے میڈیا ادارے "ٹائمز آف انڈیا" کے ساتھ ملکر "امن کی آشا" کے نام سے ایک مہم شروع کی۔ اس مہم کا مقصد یہ بتایا گیا کہ پاکستان اور بھارت کے عوام کو ایک دوسرے کے قریب لانا ہے۔ دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات کو استوار کرنے کی کوشش کرنا ہے۔ امن کی آشا کی اس مہم کے لئے جنگ نے ہفتہ وار ایک صفحہ مختص کیا۔ اس مہم کے باعث پاکستان کے مختلف عوامی، مذہبی، سماجی، سیاسی تا حتیٰ صحافتی حلقوں نے بھی جنگ کو تنقید کا نشانا بنایا۔ اس مہم کو قومی سلامتی کے اصولوں کے منافی قرار دیا۔ بعد ازاں 2014 میں جنگ نے امن کی آشا کے لئے مختص صفحے کوختم کر دیا۔

نوائے وقت کی تاریخ اور ارتقاء

روزنامہ نوائے وقت پاکستان کے ان چند اخباروں میں سے ایک ہے جن کے ساتھ تاریخ سفر کرتی ہے۔ پاکستان کے موجودہ اخبارات میں جنگ، ڈان اور نوائے وقت قدیم ترین اخبارات ہیں۔ یہ تینوں اخبار عمر میں پاکستان سے بھی بڑے ہیں۔ نوائے وقت کا اجراء مارچ 1940 میں ہوا، یعنی ٹھیک انہیں دنوں میں جب قرارداد لاہور (جو بعد میں قرارداد پاکستان کے نام سے مشہور ہوئی) منطور کی گئی۔ یہ 15 روزہ اخبار کے طور پر جاری ہوا۔ ابتدائی طور پہ شام کے اوقات میں نکلتا تھا۔ اس کا پہلا شمارہ 6 صفحات پر مشتمل تھا۔ قیمت ایک آنہ تھی۔ اس کی اصل تاریخ اجراء میں مورخین و محققین میں تھوڑا سا اختلاف پایا جاتا ہے۔ مارچ 1940 پہ سب متفق ہیں تاہم بعض لکھاری نوائے وقت کو اپنے تئیں 21 مارچ کو نکال رہے ہیں تو کچھ محققین اس کی تاریخ اشاعت 23 مارچ بتاتے ہیں۔ 22 سے 24 مارچ 1940

تک لاہور میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ہوا تھا۔ اسی اجلاس میں پیش کردہ اور منظور شدہ قرارداد میں برصغیر کے مسلمانوں کے لئے علٰحدہ مملکت کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ نوائے وقت کے بانی حمید نظامی خود تحریک پاکستان کے متحرک کارکن تھے۔ اس لئے نوائے وقت کے اجراء کا مقصد ہی تحریک قیام پاکستان کی تشہیر و ترویج تھا۔ حمید نظامی طلبہ سیاست میں متحرک تھے۔ وہ مسلم سٹوڈنٹس پنجاب کے بانیان میں شمار ہوتے تھے۔ اس کے صدر بھی رہے۔ انہوں نے صحافت کی باقاعدہ تربیت بھی لی تھی۔ مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کو حمید نظامی ان دنوں اپنا اوڑھنا بچھونا سمجھتے تھے۔ ان کے جوش و ولولے کو دیکھ کر قائداعظم محمد علی جناح بھی انہیں مسلم لیگ میں لینے کے متمنی تھے۔ ڈاکٹر مسکین علی حجازی اس بات کی تائید یوں کرتے ہیں کہ

" قائد اعظم نے بھی انہیں مسلم لیگ کی ورکنگ کمیٹی میں لینے کی خواہش ظاہر کی، لیکن انہوں نے ادب کے ساتھ معذرت کر لی۔ اور صرف صحافت کے میدان میں کام کرنا پسند کیا۔" (حجازی، 1998)

جیسا کہ بالائی سطور میں بتایا گیا کہ نوائے وقت کی اصل تاریخ اجراء میں محققین کی آراء الگ ہیں، تاہم صحافت کے معروف استاد، جامعہ پنجاب کے شعبہ صحافت کے سابق چیرمین اور صحافتی مورخ و محقق ڈاکٹر عبد السلام خورشید 23 مارچ 1940 کو نوائے وقت کی تاریخ اجراقرار دیتے ہیں۔ (خورشید، 1993)

نوائے وقت کی 75 ویں سالگرہ کے موقع پر 23 مارچ 2015 کو شائع کردہ خصوصی رسالے میں بھی نوائے وقت کی تاریخ اجراء 23 مارچ 1940 ہی بتائی گئی ہے۔ (نظامی، مارچ 2015)

نوائے وقت اپنی ادارتی پالیسی کے لحاظ سے دائیں بازو کا پریس ہے۔" اسلامی مملکت پاکستان، دو قومی نظریہ اور بھارت پاکستان کا اصلی و ابدی دشمن" جیسے نظریات اس اخبار نے پچھلے 7 عشروں سے پلو سے باندھ رکھا ہے۔ نوائے وقت اپنی ادارتی پالیسی اور مخصوص نظریے میں راسخ واقع ہوا ہے۔ یہ اپنی خبری و ادارتی تحریروں میں اپنی ادارتی پالیسی کے حوالے سے تفاخرانہ احساس کا مظاہرہ کرتا رہتا ہے۔

نظری فریم ورک:

ابلاغیات کا معروف نظریہ ،ایجنڈا سیٹنگ تھوری، ہماری اس تحقیق سے لگا کھاتا ہے۔ اس نظریہ کا خلاصہ یہ ہے کہ میڈیا (ذرائع ابلاغ) باقاعدہ ایجنڈا بنا کے یہ کوشش کرے کہ کسی خاص معاملے پر عوام (ٹارگٹ آئیڈینس) کیسے سوچیں یا رائے بنائیں تو یہ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔ یہ ناگزیر بات تو نہیں کہ قارئین و سامعین و ناظرین بالکل اسی زاویے سے سوچیں جیسا میڈیا چاہتا ہے تاہم میڈیا کے اس ایجنڈے کی کامیابی کا امکان موجود رہتا ہے کہ لوگ کیسے سوچیں۔ مصنف و محقق اور ابلاغیات کے پروفیسر ڈاکٹر نثار احمد زبیری ایجنڈا سیٹنگ تھیوری کو اس طرح پیش کرتے ہیں کہ

ذرائع ابلاغ ہمیں یہ تو نہیں بتاتے کہ کیا سوچیں لیکن یہ ضرور بتاتے ہیں کہ کن معاملات پر سوچا جائے (زبیری،2014) "

لٹریچرریویو:

پاکستان اور بھارت کے درمیان تقسیم ہند سے ہی تنازعات چلے آ رہے ہیں۔ دونوں ممالک 1948، 1965، 1971 اور 1999 میں جنگیں لڑ چکے ہیں۔ علاوہ ازیں گزشتہ ساڑھے

سات عشروں میں کئی بار ایسا ہوا کہ یہ دونوں جنگ کے دہانے پر پہنچ گئے۔ پاک بھارت تعلقات اور باہمی کشیدگی کو لے کر متعدد تحقیقی مقالے لکھے جا چکے ہیں۔ درجنوں کتب دستیاب ہیں۔ جنوبی ایشیا کے ان دو اہم ممالک کے تعلقات کو ذرائع ابلاغ کی نظر سے دیکھتے ہوئے بھی محققین نے کام کر رکھے ہیں۔ مثلا انسٹیٹوٹ آف اسٹریٹجک اسٹڈیز اسلام آباد کے تحت چھپنے والے تحقیقی پرچے میں محمد ساجد ملک کے مقالے کا حاصل یہ ہے کہ کشمیر سمیت باہمی تنازعات کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان کشیدگی پیدا ہوتی رہتی ہے اور آئندہ بھی اس کے امکانات موجود ہیں۔ (ملک، 2019)

اسی طرح 2014 میں جرنل آف پولیٹکس میں شائع شدہ ایک مقالے میں پاکستان کے انگریزی اخبارات دی نیوز اور دی نیشن میں شائع شدہ پاک بھارت تعلقات پر مبنی مواد کا تقابلی جائزہ لیا گیا۔ تاہم 2019 میں بالاکوٹ ایئر اسٹرائیک کے بعد پیدا ہونے والی ہندو پاک کشیدگی پر میڈیا کے تناظر میں تحقیق کی تشنگی محسوس ہوئی لھذا محقق نے یہ بیڑا اٹھانے کا فیصلہ کیا۔

تحقیقی طریقہ کار:

اس تحقیقی پروجیکٹ میں کیفیتی طریقہ تحقیق استعمال کیا جا رہا ہے۔ روزنامہ جنگ اور نوائے وقت کی ریسرچ کے لئے مختص عرصے میں شائع شدہ خبروں کو بطور تحقیقی نمونہ حاصل کیا گیا جبکہ مذکورہ دونوں روزناموں کو نمونہ بندی کے زمرے میں بطور آبادی استعمال میں لایا گیا۔ 27 فروری سے 5 مارچ 2019 تک جنگ اور نوائے وقت کے صفحہ اول پر شائع شدہ پاک بھارت کشیدگی سے متعلق خبروں کا تحیققی پیمانے پر تجزیہ کیا گیا۔ خبروں کے تجزیئے سے کشیدہ نتائج کو اس تحقیق کے اگلے مرحلے یعنی تجزیہ مشتملات میں پیش کیا جائے گا ۔ تحقیقی عمل میں بنیادی یعنی پرائمری ڈیٹا کے طور پر اخبارات کی خبروں کو لیا گیا۔

تجزیہ مشتملات:

اب ہم جائزہ لیتے ہیں کہ جنگ اورنوائے وقت نے فروری، مارچ 2019 میں پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدہ ماحول کے ایام میں کس طرح رپورٹنگ کی؟ 27 فروری 2019 سے 5 مارچ 2019 تک پاکستان کے قومی سطح کے دونوں اخبارات نے اپنے صفحہ اول پر پاک بھارت کشیدہ صورت حال کو کس طرح کوریج دی۔ روزنامہ جنگ (کراچی) اور روزنامہ نوائے وقت (کراچی) کی خبروں کا ذیل میں جائزہ لیا جاتا ہے۔

فروری 2019 ستائیس

بھارت کے جنگی طیاروں نے 25 اور 26 فروری کی آدھی رات اور صبح کے درمیان پاکستانی سرحد کی خلاف ورزی کی تھی۔ اس طرح اگلی صبح یعنی 26 فروری کے اخبارات میں اس خبر کی کوریج تقریبا نا ممکن بات تھی کیونکہ ان اوقات میں یعنی رات کے آخری پہر اخبار کی کاپی پریس بھیج دی جاتی ہے۔ لھٰذا اس بڑے واقعے کی خبر اس سے اگلے دن یعنی27 فروری کے اخبارات میں لیڈ اسٹوری کے طور پہ شائع ہونا چاہئے تھی، تاہم ایسا نہیں ہوا۔ آئیے جائزہ لیتے ہیں کہ 27 فروری کو روزنامہ جنگ اور نوائے وقت (کراچی) کے صفحہ اول کی خبریں کیا کہتی ہیں۔

ستائیس فروری کو روزنامہ جنگ کا صفحہ اول اشتہارات کے علاوہ کل ملا کے21 خبروں سے مزین ہے۔ اس کے علاوہ ایک اخباری تصویر بھی ہے جس کے نیچے کیپشن ہے کہ

" بالا کوٹ.........بھارتی فضائیہ کی جانب سے گرایا جانے والا پے لوڈ" (جنگ، 28 فروری 2019)

اکیس میں سے لیڈ اور سپر لیڈ کے علاوہ 7 دو کالمی اور 12 ایک کالمی خبریں چھپی ہیں۔ 3 ایک کالمی خبروں کے علاوہ اس روز کی 18 خبریں براہ راست بھارتی فضائیہ کی پاکستان کی فضائی حدود میں گھس آنے سے متعلق ہیں۔ تاہم اخبار نے واقعے کو اس طرح بیان نہیں کیا جیسا وقوع پزیر ہوا تھا یا یہ کہ بی بی سی وغیرہ نے جیسی کوریج کی تھی اور بعد ازاں پاکستانی حکام نے ان واقعات کے معروضیت تسلیم کی تھی۔ اس روز کی لیڈ اسٹوری کی سرخی یوں جمائی گئی کہ

" بھارت جواب کا انتظار کرے، وقت اور مقام ہم طے کریں گے، پاکستان " (جنگ، 28 فروی 2019)

یہ لیڈ اسٹوری پاکستان کی فوج کے ترجمان المعروف ڈی جی آئی ایس پی آر کے بیان (پریس کانفرنس) پر مبنی تھی۔ خبر کے متن کے مطابق

" ترجمان پاک فوج میجر جنرل آصف غفور نے کہا کہ بھارتی طیاروں نے 3 علاقوں میں گھسنے کی کوشش کی، کسی کیمپ کو نشانہ نہیں بنایا، ایک بھی لاش دکھا دیں، اب ہمارا جواب حیران کن اورغیر متوقع ہوگا، وقت اور مقام کا تعین ہم خود کرینگے، بھارت سرپرائز کا انتظار کرے۔ " (جنگ، 28 فروری 2019)

فوجی ترجمان کے بیان سے ہی نتیجہ اخذ کرتے ہوئے جنگ نے اسی لیڈ اسٹوری کی ذیلی سرخی میں بتایا کہ بھارتی طیاروں نے پاکستان پر 3 اطراف سے حملے کی کوشش کی تھی تاہم پاک فضائیہ کی جوابی کارروائی کے نتیجے میں بھارتی طیارے 4 بم گرا کر فرار ہو گئے۔ جبکہ حقیقت یہ تھی کہ پاک فضائیہ نے اس رات کسی قسم کی جوابی کارروائی کا دعویٰ نہیں کیا۔ دوم یہ کہ منطقی طور پر طیاروں نے واپس اپنے بیس (بھارت) ہی جانا تھا۔ یعنی جنگ نے معروضی رپورٹنگ کی بجائے "سرکاری " رپورٹنگ کو ترجیح دی۔ وقوعے کو 36 گھنٹے گزرنے کے بعد بھی اصل واقعے کی رپورٹنگ سے احترار کیا البتہ فوج کے ترجمان کے بیان کی بنیاد پر خبر لگائی اور لیڈ اسٹوری کا درجہ دیا۔

روزنامہ نوائے وقت نے 27 فروری کو صفحہ اول پر25 خبریں لگائیں۔ لیڈ اسٹوری کی سرخی کا ایک حصہ یوں جمائی گئی۔

" بھارتی طیاروں کی دراندازی، پاک فضائیہ نے مار بھگایا (نوائے وقت، 28 فروری 2019)"

یہ خبر منگل 26 فروری 2019 کی صبح ڈی جی آئی ایس پی آر کی جانب سے کئے گئے دو ٹویٹس کی بنیاد پر تراشی گئی۔ نوائے وقت نے بھی یہی دہرایا کہ بھارت کے طیارے پاک فضائیہ کی جوابی کارروائی پر بھاگ نکل گئے۔ یہاں نوائے وقت نے بھی اپنے تئیں رپورٹنگ سے گریز کیا۔ اپنے رپورٹرز کی جائے وقوعہ سے وقائع نگاری اخبار کا حصہ نہیں بنائی۔ علاوہ ازیں پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان، صوبہ سندھ کے وزیر اعلی مراد علی شاہ، حزب ختلاف کے سیاسی رہنماؤں آصف علی زرداری، شہباز شریف وغیرہ کے مذمتی بیانات چھاپے گئے۔ سپر لیڈ میں پاکستان کی پارلیمنٹ کے اس حوالے سے مشترکہ اجلاس اور صوبائی اسمبلیوں کی مذمتی قراردادوں کی خبریں دی گئیں۔

نتیجہ یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ 25 اور 26 فروری کی آدھی رات کے بعد بھارت کے جنگی طیاروں کے پاکستان کی سرحدوں کے کافی اندر گھس آنے کے بعد جو پہلا اخباری شمارہ چھپا تھا وہ 27 فروری کا اخبار تھا اور اس روز مذکورہ دونوں اخبارات نے خبریں معروضی انداز میں پیش نہیں کیں۔ خبر کے غیر جانبدارنہ تقاضے کو فراموش کیا۔ پاکستان کے فوجی ترجمان کے بیان کو یکطرفہ طور پر خبر بنا کے پیش کیا اور دیگر پہلوؤں کو نظر انداز کر دیا۔

اٹھائیس فروری 2019

اٹھائیس فروری کو جنگ کے صفحہ اول پر صرف 11 خبریں لگیں۔ ایک روز قبل بھارت کی جانب سے ایک بار پھر فضائی دراندازی پر پاکستان کے طیارے نے ہندوستان کا جہاز مار گرایا تھا۔ سو 28 فروری کی لیڈ اسٹوری اسی کی لگائی گئی ہے۔ خبری متن کے مطابق ایک روز قبل بالا کوٹ کی فضائی حدود تک بھارتی طیاروں کی آمد پر ہندوستان بھر میں شادیانے بج رہے تھے، مگر اب زخمی پائلٹ (ابھی نندن) کی ویڈیو سامنے آنے پر بھارت میں سوگ کا سماں ہے۔ صف ماتم بچھ گئی ہے۔ اب بھارت واویلا کر رہا ہے۔ مودی حکومت شدید دباو میں ہے۔ اس کے علاوہ بھارتی ہوا باز ونگ کمانڈر ابھی نندن کی چائے پیتے تصویر بھی شائع کی گئی ہے۔ تصویر کے ساتھ ونگ کمانڈر کا سروس نمبر بھی دیا گیا ہے۔ ساتھ ساتھ ابھی نندن کا بیان بھی کہ پاک فوج کا رویہ مثالی تھا، پاکستان کی فوج مہذب ہے، بھارت جا کے بیان نہیں بدلوں گا۔ (جنگ، 28 فروری 2019)

اس روز روزنامہ نوائے وقت کی لیڈنگ اسٹوری میں بھارتی طیارے مار گرانے کی خبر دی گئی ہے۔ خبر کے مطابق پاکستان نے دو بھارتی طیارے مار گرائے۔ یاد رہے طیاروں کو نشانہ بنانے کا دعویٰ پاکستان کی فوج کے ترجمان کا تھا۔ ڈی جی آئی ایس پی آر نے پہلے پہل کہا تھا دو طیارے مار گرائے گئے، دو ہوا باز گرفتار کئے گئے۔ بعد ازاں وضاحت کی گئی کہ ونگ کمانڈر ابھی نندن یعنی ایک ہوا باز ہی گرفتار ہوا ہے۔ آئی ایس پی آر کے دعوے کے مطابق دو بھارتی طیارے مار گرائے گئے۔ ایک کا ملبہ بھارت کے زیر انتظام کشمیر میں گرا۔ سپر لیڈ پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان کے بیان پر مبنی ہے جس میں انہوں نے بھارت کو مذاکرات کی دعوت دیتے ہوئے کہا ہے کہ جنگ چھڑ گئی تو دونوں ملکوں کے وزارئے اعظم کی قابو سے باہر ہو جائے گی۔ پاکستان کے وزیر دفاع پرویز خٹک اور وزیر اطلاعات ونشریات کے بیانات دو کالمی خبر میں دیئے گئے ہیں کہ بھارت جنگ کا سوچو بھی مت ورنہ قیامت ڈھا دیں گے۔ بھارتی ونگ کمانڈر ابھی نندن کے طیارے کو نشانہ بنانے والے پاکستان کی فضائیہ کے اسکوارڈن لیڈر محمد حسن صدیقی کی تصویر ایک کالمی خبر کے ساتھ دی گئی۔ خبر میں اسکوارڈن لیڈر کی سروس اور تعلیم کے حوالے سے معلومات دی گئی نیز یہ بھی بتایا گیا کہ پاکستانی پائلٹ دشمن ملک کا جہاز گرانے پر قوم کی آنکھوں کا تارا بن گیا ہے۔ نوائے وقت نے ہندوستان کے سابق ونگ کمانڈر ایم پرکاش سے منسوب یہ خبر بھی ایک کالم میں دی کہ طیاروں کے نقصان اور پائلٹ کی گرفتاری نے بھارتی قوم کا مورال گرایا ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان کی فضائیہ کی جانب سے کشمیر میں گرائے جانے والے طیارے کے ملبے کی تصویریں بھی صفحہ اول کا حصہ بنائی گئی ہیں۔ نوائے وقت نے گرفتار بھارتی ونگ کمانڈر ابھی نندن کی اس سے برآمد ہونے والی پستول، چشمہ، میگزین اور سروائیول کٹ کی تصویریں شائع کی ہیں نیز پائلٹ کا اعترافی بیان دو کالمی خبر میں شائع کیا ہے جس کی سرخی یوں جمائی ہے۔

"   پاک فوج کا رویہ انتہائی متاثر کن ہے، شکریہ! بھارتی پائلٹ کا اعتراف" (نوائے وقت، 28 فروری 2019)

یکم مارچ 2019

یکم مارچ کو جنگ کا صفحہ اول دو اشتہارات کے علاوہ 23 خبروں پر مشتمل ہے جن میں سے 16 خبریں پاکستان بھارت تازہ کشیدگی کے بارے میں تھیں۔ اس دن کہ شہہ سرخی بغلی سرخی کے ساتھ کچھ اس طرح تراشی گئی۔

"   عمران امن مودی جنگ کے خواہشمند: بھارتی پائلٹ آج رہا کریں گے، مودی سے فون پہ بات کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، عمران؛ پائلٹ پروجیکٹ ہو گیا، اب اصل کی طرف بڑھیں گے، مودی" (جنگ، یکم مارچ 2019)

اس خبر کی ابتدائیہ (انٹرو) میں سب سے پہلے پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان کے اس اعلان کو جگہ دی گئی جس میں انہوں نے بھارتی ونگ کمانڈر کو رہا کرنے کا اعلان کیا تھا۔ یہ اعلان گزشتہ روز یعنی 28 فروری کو عمران خان نے پاکستان کی پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے کیا تھا۔ اخبار نے لکھا کہ پاکستان جذبہ خیر سگالی کے تحت حملہ آور بھارتی ہوا باز کو رہا کر رہا ہے مگر دوسری طرف بھارت کے وزیر اعظم نریندر مودی دھمکیاں دینے سے باز نہیں آئے۔ جنگ نے اپنی لیڈ اسٹوری میں ہندوستان کے وزیر اعظم کے بارے میں سخت الفاظ استعمال کئے۔ ملاحظہ کیجئے خبری متن کا ایک ٹکڑا

"   بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی ہٹ دھرمی اور بے شرمی کی انتہاوں کوچھونے لگے، پاک فوج کے دندان شکن اور منہ توڑ جواب کے بعد بھی ہندوستانی وزیر اعظم کی عقل ٹھکانے نہ آ سکی، ایک مرتبہ پھر گیدڑ بھبکی مارتے ہوئے پاکستان کو دھمکی آمیز لہجے میں کہا ہے کہ سرحد پار دہشت گردوں کے کیمپ پر حملہ ”پائلٹ پروجیکٹ“ تھا۔ ابھی تو اصل کی طرف بڑھیں گے۔ دشمن کے مقابلے میں چٹان کی طرح کھڑے ہیں۔" (جنگ، یکم مارچ 2019)

"ہٹ دھرمی، بے شرمی اور عقل ٹھکانے آئے" جیسے الفاظ کسی اخبار کی طرف سے ایک ملک کے وزیر اعظم کے خلاف استعمال کرنا بہرحال صحافتی اخلاقیات کے منافی ہی تصور کیا جائے گا۔ اس لیڈ اسٹوری میں پاکستانی وزیر اعظم عمران خان کے پارلیمنٹ سے خطاب کے حوالے سے یہ اہم نکتہ بھی اٹھایا گیا کہ عمران خان نے گزشتہ شام بھارتی ہم منصب سے فون پہ بات کرنے کی کئی بار کوشش کی تاہم یہ کوششیں بار آور نہ ہو سکیں۔ یعنی بھارتی وزیر اعظم ہاؤس کی جانب سے مثبت جواب نہیں دیا گیا۔ عمران خان کے حوالے سے مزید کہا گیا کہ پاکستان اور ہندوستان کے درمیان تنازع کی اصل وجہ کشمیر ہے۔ ہم امن چاہتے ہیں مگر غلامی بھی قبول نہیں۔ نریندر مودی اور ہندوستان کو ہمارا پیغام ہے کہ وہ انتہا کی طرف معاملات کو نہ لے جائیں۔ اب اس سے آگے نہیں جانا چاہئے۔ ہندوستان جو بھی کرے گا پاکستان اس کا جواب دینے کے لئے مجبور ہو گا۔ دن کی دوسری بڑی خبر یعنی سپر لیڈ میں جنوبی ایشیا کی نئی کشیدہ صورت حال کو معمول پہ لانے کی بین الاقوامی کوششوں کو کوریج دی گئی۔ اخبار کے صفحے پہ پاکستان کے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی اور پاکستانی فوج کے ترجمان میجر جنرل آصف غفور کے بیانات بھی شائع کے گئے۔ بھارتی خفیہ ایجنسی را کے سابق سربراہ اے ایس دولت کا بیان بھی شائع ہوا

جس میں بتایا گیا کہ حالیہ کشیدگی کے حل کے لئے سفارت کاری کی گر استعمال کی جانی جائیے۔ جار حیت نہیں دکھانی جائیے۔ ایک کالمی خبر میں عالمی میڈیا کے حوالے سے یہ بتایا

گیا کہ "الجزیرہ" کے نمائندے اسد ہاشم نے بالاکوٹ کے گاوں جابہ سے رپورٹنگ کی ہے اور بتایا ہے کہ بھارت کی جانب سے جاری کردہ مبینہ سرجیکل اسٹرائیک کی ویڈیوز جعلی ہیں۔ جائے وقوعہ کے حالات کے مطابق پاکستانی حکام کا موقف درست معلوم ہوتا ہے۔ دو کالمی خبر میں یہ بیان کیا گیا کہ بھارتی فوج کے ترجمان صحافیوں کے سوالات سے پریشان ہو گئے۔ علاوہ ازیں صحافی انصار عباسی کی تجزیاتی رپورٹ بھی شائع ہوئی جس میں پاک بھارت کشیدہ حالات میں عمران خان کو مدبر سیاست دان کے طور پہ پوٹریٹ کیا گیا۔

نوائے وقت نے پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان کے بھارتی پائلٹ کی رہائی کے اعلان کی سرخی کے ساتھ لیڈ اسٹوری لگائی۔ عمران خان کی مزید فضائی خلاف ورزیوں کی صورت میں جواب دینے کی تنبیہ کو بھی اسی سرخی کا حصہ بنایا گیا۔ عمران خان کے اس بیان کو لیڈ اسٹوری کی ابتدائیہ میں جگہ دی گئی جس کے مطابق بھارت 27 فروری کو پاکستان پہ میزائل حملہ کرنا چاہتا تھا۔ سپر لیڈ میں عمران خان کی ترکی کے صدر رجب طیب اردوان اور متحدہ عرب امارات کے ولی عہد سے ٹیلی فونک گفتگو کو بغلی سرخی کے طور پہ جگہ فراہم کی گئی جبکہ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کے کشیدگی کے خاتمے کی امید بھرے بیان کو سرخی کے طور پہ شائع کیا۔ کشمیری رہنما اور سابق وزیر اعلیٰ بھارتی زیر انتظام جموں و کشمیر محبوبہ مفتی کے پائلٹ رہائی پر پاکستان کے لئے توصیفی بیان کو دو کالمی خبر میں جگہ ملی۔ پاکستان کے وزیر اطلاعات و نشریات فواد چوہدری، وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی، ڈی جی آئی ایس پی آر میجر جنرل آصف غفور، ترجمان دفتر خارجہ پاکستان، پاکستان کی اپوزیشن جماعتوں کے رہنماؤں شہباز شریف، راجہ پرویز اشرف اور پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کے صدر مسعود خان کے بیانات بھی صفحہ اول کی زینت بنے۔ نئی دہلی کی ڈیٹ لائن سے 3 کالمی خبر لگائی گئی جس کے مطابق بھارت میں "نوٹووار" ٹویٹر پہ ٹاپ ٹرینڈ بنا ہوا ہے۔ بھارتی دانشوروں، صحافیوں اور سول ساسائٹی نے مودی کی جنگی پالیسی کو آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ اس خبر کی سرخی یوں جمائی گئی ہے۔

" جنگ نہیں امن چاہیے، عمران کے الفاظ قابل تعریف ہیں، مودی مذاکرات کریں، بھارتی سول سوسائٹی" (نوائے وقت، یکم مارچ 2019)

دو مارچ 2019

روزنامہ جنگ نے صفحہ اول پر ہندوستان کے ہوا باز ابھی نندن کی واہگہ بارڈر سے بھارت روانہ کئے جانے کی تین تصاویر لگائی ہیں۔ ساتھ میں قبل ازیں بھارت میں ابھی نندن کی رہائی کی خوشی میں شہریوں کے جشن کی تصویر بھی موجود ہے۔ اس کے علاوہ ابھی نندن کی رہائی کی چار کالمی خبر لگائی گئی ہے۔ خبر میں ابھی نندن کو کوڈ کر کے تحریر کیا گیا کہ

" پاکستان آرمی انتہائی پروفیشنل ہے، مجھے ان میں امن نظر آیا، میں نے پاک فوج کے ساتھ وقت گزارا ہے میں بہت متاثر ہوں، بھارتی میڈیا ہمیشہ بات بڑھا چڑھا کر کہتا ہے، چھوٹی سی چیز کو اتنی آگ، اتنی مرچ لگا کر بیان کیا جاتا ہے کہ لوگ بہکاوے میں آجاتے ہیں، وطن واپسی پر خوش اور میں خیریت سے ہوں۔ دوسری جانب بھارتی فضائیہ کے نائب ایئر چیف آر جی کے کپور نے کہا ہے کہ ابھی نندن کی خیریت سے واپسی پر خوشی ہوئی، ابھی نندن کا مکمل چیک اپ کیا جائے گا، جہاز سے چھلانگ لگانے کے دوران کسی بھی انسان کے جسم میں نقصانات ہونے کا اندیشہ رہتا ہے۔ تفصیلات کے مطابق بھارتی پائلٹ ابھی نندن کا اپنی رہائی سے قبل ایک وڈیو بیان میں کہنا تھا کہ میرا نام ونگ کمانڈر ابھی نندن ہے، میں بھارتی ایئر فورس میں پائلٹ ہوں، میں ٹارگٹ ڈھونڈنے کی کوشش کر رہا

تھا جب پاک فضائیہ نے میرے جہاز کو مار گرایا جس پر مجھے اپنا جہاز چھوڑنا پڑا، اس کے بعد جب میرا پیراشوٹ کھلا اور میں نیچے گرا تو میرے پاس پستول تھی، لوگ بہت زیادہ تھے، میرے پاس بچاؤ کا صرف ایک ہی راستہ تھا، میں نے اپنی پستول گرا دی اور بھاگنے کی کوشش کی۔" (جنگ، 2 مارچ 2019)

ابھی نندن کے حوالے سے یہ خبر بھی جنگ نے اپنی اشاعت کا حصہ بنایا کہ واہگہ بارڈر پر بھارتی سپاہیوں نے ونگ کمانڈر کو سلیوٹ نہیں کیا بلکہ کمر سے پکڑ کر لے جایا گیا اور اسے خبری سرخی اور متن میں شرمناک استقبال قرار دیا۔ آج کے اخبار میں سابق بھارتی چیف جسٹس مرکنڈے کانجو سے منسوب یہ خبر بھی ہے کہ میں عمران خان کا مداح ہو گیا ہوں۔ بھارتی وزیر اعظم کے بیان پر مبنی یہ سہہ کالمی خبر بھی صفحہ اول کا حصہ ہے جس میں نریندر مودی کا کہنا ہے کہ بھارتی اپوزیشن جماعتوں کے بیانات پاکستان کے لئے مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ آج کے اخبار کی لیڈنگ اسٹوری میں پاکستان اور بھارت کے مابین جنگی ماحول کو ختم کرنے میں عالمی کوششوں کا ذکر ہے۔ روس کی ثالثی کی پیشکش کا بھی ذکر موجود ہے۔ جبکہ ایک کالمی خبر میں اس اہم پیشرفت سے قارئین کو آگاہ کیا گیا کہ اس کشیدہ ماحول میں بھی (پاکستان) لاہور سے (بھارت) نئی دہلی اور امرتسر کے لئے بسیں گزشتہ روز روانہ ہو گئیں۔ نئی دہلی جانے والی بس پر 16 مسافر سوار تھے جن میں سے 13 بھارتی شہری ہیں۔

نوائے وقت نے 2 مارچ 2019 کی اشاعت میں ابھی نندن کی واہگہ بارڈ پر پاکستانی خاتون سفارت کار کی جانب سے بھارتی حکام کے حوالے کئے جانے کی تصویر شائع کی ہے۔ لیڈ اسٹوری پاکستان کے اس اعلان پر مبنی ہے جس کے مطابق او آئی سی اجلاس کا اس لیے بائیکاٹ کیا گیا کیونکہ اس میں بھارتی وزیر خارجہ کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ اردن کے شاہ کی ثالثی کی پیشکش کو تین کالمی خبر میں سمویا گیا۔ سپر لیڈ کے طور پر پاکستان کی بری افواج کے سربراہ جنرل قمر جاوید باجوہ کے اس بیان کو لیا گیا جس میں انہوں نے کہا تھا کہ جارحیت کا بھرپور جواب دیا جائے گا۔ پاکستان کے آرمی چیف نے امریکہ، برطانیہ چین اور آسٹریلیا کے فوجی سربراہوں سے ٹیلی فونک بات چیت کی تھی۔ سوشل میڈیا ٹویٹر پہ عمران خان کو بھارتی پائلٹ کو رہا کرنے کے اعلان پر نوبیل امن کا انعام دینے کے مطالبے کو بھی خبری پیراہن پہنایا گیا۔

تین مارچ 2019

تین مارچ کو جنگ کے فرنٹ پیج پہ 27 خبریں شائع ہوئیں جن میں سے 15 ہندوپاک تعلقات پر بسیط ہیں۔ چھے کالمی لیڈ اسٹوری روس میں بھارت کے سفیر کے بیان کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔ خبر کے مطابق بھارتی سفیر نے ایک انٹرویو میں روس سمیت کسی بھی ملک کی پاکستان ہندوستان کشیدہ صورت حال پہ ثالثی کے کردار کو مسترد کیا ہے۔ یاد رہے گزشتہ شمارے میں اخبار نے خبر دی تھی کہ روس نے ثالثی کردار کی پیش کش کر دی۔ اسی خبر میں پاکستان کے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کے حوالے سے بتایا گیا کہ ہندوستان کے پائلٹ کو امریکی ایما پہ نہیں بلکہ خیر سگالی کے جذبے کے تحت دونوں ملکوں کے حالات کو معمول پر لانے کی کوشش کے طور پہ رہا کیا گیا۔ جبکہ امریکی وزیر خارجہ (سکیرٹری آف اسٹیٹ) مائیک پومپیو کے بھارت اور پاکستان کو تحمل کا مظاہرہ کرنے کے مشورے کو بھی خبر میں لیا گیا ہے۔ آج کی سپر لیڈ یہ ہے کہ بھارت نے لائن آف کنٹرول کے مختلف سیکٹرز پہ فائرنگ کی ہے۔ فائرنگ سے دو پاکستانی فوجیوں سمیت پانچ افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس خبر کا سورس پاکستان کی فوج کا شعبہ تعلقات عامہ بتایا گیا۔ پاکستان کے معروف

صحافی حامد میر کی تجزیاتی رپورٹ بھی اخبار کا حصہ ہے۔ اس رپورٹ میں حامد میر نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ امریکی جغرافیائی سیاست کے ماہر اور دانشور جارج فرائیڈ نے دس سال قبل پیشگوئی کی تھی کہ تیسری عالمی جنگ 2050 کے آس پاس چھڑ سکتی ہے لیکن آج اگر پاکستان اور بھارت نے کشیدگی ختم نہ کی، خاص طور پہ بھارت نے عالمی ثالثی پیشکش کو قبول نہیں کیا تو دو جوہری قوت کے حامل ملکوں میں عالمی جنگ شروع ہو سکتی ہے اور تیسری عالمی جنگ 2050 سے پہلے ہی چھڑ سکتی ہے۔ تین کالمی خبر میں پاکستان کے مرکزی وزیر اطلاعات و نشریات یعنی حکومتی ترجمان فواد چوہدری کا بیان چھپا ہے کہ اس موقع پہ جوش نہیں ہوش سے کام لینا چاہیے۔ جنگ نے "مانیٹرنگ ڈیسک" کی سورس لائن سے یہ خبر دی ہے کہ بھارتی حکمراں جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے سابق رہنما اوی دندیا نے ایک آڈیو لیک کر دی ہے، آڈیومیں بھارتی وزیر داخلہ اور بی جے پی کے سربراہ امیت شاہ ایک منصوبے کے حوالے سے بات کر رہے ہیں کہ پلوامہ میں بھارتی فوج پہ حملہ کرایا جائے گا۔ خبر یوں تراشی گئی ہے

" بی جے پی نے انتخابات میں کامیابی کے لئے اپنے فوجیوں کو بھی نہ بخشا۔ پلوامہ حملے کا الزام دہشت گردوں پرعائد کرنے والی بی جے پی حکومت کا بھانڈا پھوٹ گیا، بی جے پی کے سابق رہنما اوی دندیا نے ایک آڈیو لیک کر دی جس میں بھارتی وزیر داخلہ اور بی جے پی کے صدر پلوامہ میں بھارتی فوج پر ہی حملے کا منصوبہ بناتے ہوئے سنائی دیے، آڈیو میں پہلے شخص جس کا تعلق بی جے پی سے ہے کا کہنا تھا کہ ملک کے عوام کو گمراہ کیا جا سکتا ہے، انتخابات میں کامیابی کے لئے جنگ (یود) کرانے کی ضرورت ہے جس پر شریک خاتون نے سوال کیا کہ آپ کے کہنے سے ایسا نہیں ہو جائے گا، بغیر کسی وجہ آپ یہ کیسے کر سکتے ہیں؟ اس پر آڈیو میں موجود تیسرا شخص کہتا ہے کہ جوانوں کے سوال پر ہمارے عوام بہت ہی حساس ہیں۔ اس موقع پر شریک خاتون پھر کہتی ہیں کہ ہاں تو بھارتی فوجیوں کو ہلاک کروانا ہے؟ ایک دو سے کچھ نہیں ہو گا۔ آڈیو میں تیسرے شخص نے پھر کہا سیاست کے لئے آپ جنگ کرنا چاہتے ہیں تو ایک کام کرتے ہیں کہ کشمیر میں کشمیر کے آس پاس ہی کہیں کرواتے ہیں " (جنگ، 3 مارچ 2019)

چار کالمی خبر او آئی سی کی وزرائے خارجہ کونسل کے اجلاس کی ہے۔ خبر کے مطابق پاکستان نے بھارتی وزیر خارجہ سشما سوراج کو مدعو کئے جانے پر اجلاس کا بائیکاٹ کیا، تاہم اجلاس میں بھارتی وزیر خارجہ کی موجودگی میں پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کے بھارتی اقدام پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ مزید یہ کہ کشمیر پر قرارداد منظور تو کی گئی مگر مشترکہ اعلامیہ میں اس کا ذکر نہیں کیا گیا۔ یہ خبر بھی تین کالم میں لگی ہے کہ بھارت پاکستان کو پیش کئے گئے ڈوزیئر میں اس کی سرزمین پہ موجود کسی تنظیم کو پلوامہ حملوں سے جوڑنے میں ناکام رہا ہے۔

روزنامہ نوائے وقت کا صفحہ اول آج 29 خبروں پر مشتمل ہے۔ 15 خبریں ہندو پاک کشیدگی سے متعلق ہیں۔ لیڈنگ اسٹوری کنٹرول لائن پر فائرنگ، کشیدگی سے متعلق ہے۔ روزنامہ جنگ نے پاکستان کی طرف پانچ ہلاکتیں گنوائی تھیں اوربھارت کی جانب کسی ہلاکت کا ذکر نہیں کیا، تاہم نوائے وقت اپنی پہلی خبر میں چار پاکستانیوں اور سات بھارتیوں کی ہلاکت کی اطلاع دے رہا ہے۔ نئی دہلی کی ڈیٹ لائن سے تین کالمی خبر لگی ہے جس کے مطابق بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا ہے کہ رافیل طیاروں کی کمی محسوس ہو رہی ہے۔ اور سرخی میں ہی نوائے وقت نے تبصرہ کر دیا کہ بھارتی وزیر اعظم نے پاکستان کی فوجی

برتری اور اپنی ناکامی کا اعتراف کر لیا۔ سپر لیڈ او آئی سی اجلاس اور اس کی کشمیریوں کے حق میں پاس قراداد سے متعلق ہے۔ عمران خان کو نوبیل انعام دینے کی قرارداد قومی اسمبلی میں جمع کئے جانے کی تین کالمی خبر بھی اخبار میں شامل ہے۔ پاکستان کی حراست سے رہا ہو کر ہندوستان پہنچنے والے ونگ کمانڈر ابھی نندن کی 3 کالمی خبر بمع ان کی بھارتی وزیر دفاع سے ملاقات کی تصویری خبر بھی شائع ہوئی ہے۔ خبر کی سرخی یوں لگائی گئی" پاکستان میں بہت ذہنی ہراساں کیا گیا، ابھی نندن بھارت جاتے ہی مودی کی زبان بولنے لگا" (نوائے وقت، 3 مارچ 2019)

لاہور کی ڈیٹ لائن سے "نیوز ڈیسک" کی سورس لائن کے ساتھ شائع اس خبر کے مطابق دہلی پہنچنے پر بھارتی پائلٹ ونگ کمانڈر ابھی نندن نے پینترا بدل لیا۔ کل تک پاکستان میں بیٹھ کر پاکستان کی فوج کی گن گانے والا پائلٹ اپنی سرزمین پر زہر اگلنے لگا۔ پاکستانی فوج نے جسمانی تشدد تو نہیں کیا البتہ ذہنی طور پہ بہت حراساں کیا۔ یہ خبر بھارتی میڈیا کے حوالے سے دی گئی۔ نوائے وقت نے خبری سطور میں ونگ کمانڈر کو نام نہاد بھارتی ہیرو قرار دیا اور یہ بھی بتایا کہ بھارت میں ایجنسیوں اور حکام کو ڈی بریفنگ کے نام پر اسے خوار کرایا گیا۔ اعزا و اقربا سے صرف دس منٹ ملاقات کا وقت دیا گیا۔ واشنگٹن کی ڈیٹ لائن سے تین کالمی خبر بتاتی ہے کہ بھارتی پائلٹ کی رہائی کو امریکی اخبارات نے پاکستان کی اعلیٰ ظرفی سے تشبیہ دی اور توصیفی کلمات لکھے۔ دو کالمی خبر میں بھارت کی جانب سے ثالثی کردار مسترد کئے جانے پر سعودی وزیر خارجہ کے دورے کے التو کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ بھارتی گلوکار سنونونگم کی طرف سے جنگ کے لئے بھڑکائے جانے پر بھارتی میڈیا کو تمیز سیکھنے کے مشورے کو بھی خبر کے طور پہ آج کی اشاعت میں شامل کیا گیا ہے۔

چار مارچ 2019

چار مارچ کو روزنامہ جنگ نے اولین صفحے کو بتیس خبروں سے سجایا۔ (دو تصویری خبریں اور اشتہارات اس کے علاوہ ہیں) بتیس میں سے بائیس خبریں ایک کالمی ہیں۔ لیڈنگ اسٹوری بھارت کی مختلف ریاستوں کے موجودہ و سابق وزرائے اعلی اور دیگر سیاست دانوں کا وزیر اعظم نریندر مودی سے پوچھے گئے سوالات سے متعلق ہے۔ " مودی کو مشکل سوالات کا سامنا" کی سرخی کے ساتھ لگی چھے کالمی لیڈ خبر کے مطابق بھارتی زیر انتظام کشمیر کی سابق وزیر اعلیٰ محبوبہ مفتی سمیت حزب اختلاف کے سیاست دانوں نے پلوامہ حملے کو شک کی نگاہ سے دیکھا اور اسے نریندر مودی کی انتخابی چال قرار دیا۔ سپر لیڈ میں برطانوی وزیر اعظم اور امیر قطر کی پاک بھارت کشیدگی کے خاتمے کے لئے کی جانے والی سرگرمیوں کا ذکر کیا گیا۔ ایک کالمی نیٹ نیوز کے ذریعہ سے دی گئی خبر کے مطابق بھارت کے نوجوانوں کا فوج میں بھرتی کا رجحان کم ہونے لگا۔ پاکستان کے وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی کا بیان دو کالمی خبر میں سمویا گیا جس میں وہ کہتے ہیں کہ مودی نے ایڈوانچر کی کوشش کر کے مسئلہ کشمیر کو ایسا اجاگر کیا جو پاکستان نہیں کر سکا تھا۔ ایک کالمی تجزیاتی خبر میں جنگ کے نامہ نگار طارق بٹ نے پاکستان اور پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان کو فاتح قرار دیا۔ "مانیٹرنگ سیل " کے ذریعہ سے لگی ایک کالمی خبر کے مطابق امریکی تھنک ٹینک نے سیٹلائٹ کے وسیلے سے بالا کوٹ میں بھارتی سرجیکل اسٹرائیک کے دعوؤں کو جھوٹا ثابت کیا۔ جنگ گروپ کے نیوز چینل جیو پر مذاکرے میں بھارتی صحافی راجدیپ سردیسائی کے سوال کو آج کی اخباری اشاعت میں

خبر کے طور پہ جگہ دی گئی ہے۔ صحافی سوال پوچھتا ہے کہ کہیں پلوامہ حملہ آمدہ بھارتی عام انتخابات میں سیٹیں زیادہ لینے کی چال تو نہیں؟ ساتھ میں صحافی یہ بھی کہتا ہے کہ یہ بالکل جائز سوال ہے۔ ایسے سوالوں پہ غداری کی سند نہیں دی جانی چاہئے چاہے بھارت ہو یا پاکستان۔

نوائے وقت نے آج کے اخبار میں امیر قطر اور برطانوی وزیر اعظم کی پاکستانی وزیر اعظم سے برقی گفتگو کو لیڈ اسٹوری کے طور پہ جگہ دی ہے۔ سپر لیڈ پاکستانی فوج کے ترجمان کے بیان پہ مبنی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ لائن آف کنٹرول پہ بھارتی فوج کی فائرنگ جاری ہے اور پاکستان بھرپور جواب بھی دے رہا ہے۔ دہلی کی ڈیٹ لائن سے چھپی تین کالمی خبر کے مطابق او آئی سی کی جانب سے کشمیر پر منظور کی گئی قرارداد کو بھارت نے مسترد کر دیا ہے۔ دہلی سے ہی آئی ایک اور خبر میں یہ بتایا گیا ہے کہ بھارتی میڈیا نے مولانا مسعود اظہر کی وفات کی جھوٹی خبر چلائی۔ کانگریس پارٹی کے رہنما اور سابق بھارتی وزیر ڈگ وجئے سنگھ کی پائلٹ کی رہائی پر پاکستان کے وزیر اعظم کے لئے ستائشی کلمات کو بھی خبر کی زینت بنایا گیا ہے۔ سابق بھارتی وزیر نے کہا کہ عمران خان نے اچھے پڑوسی کی مثال پیش کی۔ انہوں نے پاکستان کے علاقے بالا کوٹ میں فضائی حملے (پے لوڈ گرانے)کے بعد بھارت کی جانب سے دہشت گردوں اور عسکریت پسندوں کی ہلاکتوں کے دعوؤں کے ثبوت مانگے ہیں۔ بھارت کے سابق (کانگریسی) وزیر پی چدم برم کا بیان بھی شائع ہوا ہے جس کے مطابق پاکستان اور بھارت کے مابین جنگ سے بچنے کا واحد راستہ مذاکرات ہیں۔ ایک اہم خبر بھارت کے وزیر سرندر اجیت سنگھ کے حوالے سے دی ہے۔ مذکورہ وزیر نے تسلیم کیا کہ بالا کوٹ میں بھارتی پے لوڈ گرانے یا فضائی حملے سے کوئی ہلاکت نہیں ہوئی۔ یہ ایک وارننگ تھی۔ یہ خبر "نیٹ نیوز" کے نیوز سورس سے دی گئی تاہم دیگر ذرائع سے نوائے وقت کی اس خبر کی تصدیق نہیں ہو سکی۔

پانچ مارچ 2019

بھارت کی طرف سے پاکستانی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنے جنگی طیارے شمالی صوبے خیبر پختونخوا (بالا کوٹ) تک پہنچانے کو ایک ہفتہ گزرنے کے بعد بھی پاکستانی اخبارات کی شہہ سرخیاں اسی مسئلے سے جڑی نظر آتی ہیں۔ پانچ مارچ کے جنگ کی لیڈ اسٹوری میں بھارتی مگ اکیس طیارے کو مار گرانے والی پاکستانی فضائیہ کے سربراہ ایئر مارشل مجاہد انور کا کہنا ہے کہ مشکل وقت ابھی ختم نہیں ہوا۔ ہنوز دشمن (بھارت) کی طرف سے جارحیت کا خطرہ ہے۔ ہمیں بدستور چوکس رہنا ہے اور ہم کسی بھی جارحیت کا بروقت اور بھرپور جواب دینے کے لئے ہمہ وقت تیار ہیں۔ سپر لیڈ بھارت کے وزیر اعظم کے بیان اور بھارتی ایئر چیف سے متعلق ہے۔ خبر کے مطابق نریندرر مودی نے پاکستان میں دوبارہ فضائی حملوں کا اشارہ دیا ہے۔ مودی کے مطابق گزشتہ ہفتے کا فضائی حملہ ہمسایہ ملک میں دہشت گردی کے خاتمے کے خلاف بھارت کا آخری ایکشن نہیں، جب وہ بڑے فیصلے لے لیتے ہیں تو پیچھے نہیں ہٹتے، چن چن کے حساب لینا انکی فطرت ہے۔ مودی کا مزید کہنا ہے کہ کہ ہم گھر میں گھس کر ماریں گے۔ یہاں ہمارے اپوزیشن رہنما جو بیان دیتے ہیں وہ اگلے روز پاکستان کے اخبارات کی شہ سرخیاں ہوتی ہیں۔ مودی نے بالاکوٹ حملے سے متعلق سوالات کرنیوالوں کو غدار سے تشبیہ دی اور کہا کہ یہ ہماری افواج کو متازع بنا رہے ہیں۔ دریں خبر یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بھارتی ایئر چیف بھی بالاکوٹ حملوں سے متعلق سوالات کے جواب دینے میں ناکام ہوگئے۔ بھارتی ایئر چیف بی ایس

دھانوے نے کہا ہے کہ ہم ہدف کو نشانہ بناتے ہیں، ہلاکتوں کی تعداد نہیں گنتے، یہ بتانا حکومت کا کام ہے۔ اس پر بھارتی پنجاب کے وزیر اور پاک بھارت خوشگوار تعلقات کے لئے اپنے بیانات کے لئے مشہور نوجوت سنگھ سدھو نے سوال اٹھایا کہ بالاکوٹ میں دہشت گرد نہیں مارے گئے تو پھر ایئراسٹرائیک کا مقصد کیا تھا؟ آج کے فرنٹ پیج پہ تین مختلف واقعات کی تصویری خبر بھی شائع ہوئی ہے جس کا کیپشن یہ لگایا گیا ہے کہ

" (دائیں سے بائیں) سمجھوتہ ایکسپریس بحالی کے بعد ٹرین مسافروں کو لیکر بھارت پہنچ رہی ہے، دوسری تصویر میں نئی دہلی میں بھارتی شہری امن کیلئے انسانی زنجیر بنائے کھڑے ہیں، تیسری تصویر میں بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی اسلحہ کا معائنہ کر رہے ہیں

جبکہ اس تصویری خبر کے اوپر طنزا یہ فقرہ کسا گیا ہے کہ

" یا الٰہی یہ ماجرہ کیا ھے " (جنگ، 5 مارچ 2019)

پانچ مارچ کو نوائے وقت نے پاکستان کی فضائی افواج کے سربراہ ایئر مارشل مجاہد انور خان کو سپر لیڈ میں لیا ہے۔ ایئر مارشل کا بیان ہے کہ مشکل وقت ختم نہیں ہوا۔ دشمن سے نمٹنے کے لئے تیار ہیں۔ بھارتی ایئر چیف کے حوالے سے بھی آج کے اخبار میں خبر شامل ہے۔ نوائے وقت کا خبری متن بتاتاہے کہ

" بھارتی فضائیہ کے سربراہ بی ایس دھانوے پریس کانفرنس کے دوران بالاکوٹ حملے میں ہلاکتوں کے سوالات پر کوئی ٹھوس جواب نہ دے سکے۔ بھارتی ایئر چیف کی پریس کانفرنس کے دوران صحافیوں نے بالا کوٹ حملے میں ہلاکتوں سے متعلق سوالات کی بوچھاڑ کر دی جس پر وہ انہیں مطمئن نہ کر سکے۔ ایئر چیف مارشل بی ایس دھانوے نے کہا کہ ہم ہدف کونشانہ بناتے ہیں' ہلاکتوں کی تعداد نہیں گنتے۔ ہلاکتوں کی تعداد بتانا حکومت کا کام ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بھارتی فضائیہ حملے میں ہلاکتوں کی وضاحت دینے کی پوزیشن میں نہیں ہے۔ پاکستان کی جانب سے رہا کردہ پائلٹ ابھی نندن کے مستقبل سے متعلق پوچھے گئے سوال پر بھارتی ایئر چیف نے کہا کہ ابھی نندن دوبارہ طیارہ اڑا سکتے ہیں یا نہیں اس کا دارومدار ان کی میڈیکل فٹنس پر ہے۔ " (نوائے وقت، 2019)

آج کی لیڈنگ اسٹوری پاکستان کے وزیر اعظم عمران خان کے بیان پر مبنی ہے، عمران خان کا کہنا ہے نوبیل پرائز کے وہ حقدار نہیں۔ جو کشمیر کے مسئلے کو حل کرے نوبیل انعام اسے ملنا چاہئے۔ تین کالمی یہ اہم خبر بھی آج کی اشاعت کا حصہ ہے کہ سمجھوتہ ایکسپریس 190 مسافروں کو لے کر بھارت کے لیے روانہ ہو گئی۔ سمجھوتہ ایکسپریس کو گزشتہ جمعرات کو بند کیا گیا تھا۔ پیر کو پاکستان اور بھارت کے درمیان سمجھوتہ ایکسپریس بحال کر دی گئی۔ خبر میں مسافروں کے تاثرات بھی شامل ہیں۔ مسافروں کا کہنا تھا کہ سرحد کے دونوں اطراف کے لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے ایسے اقدامات جاری رہنے چاہئیں۔ پاکستان بھارت کشیدگی کی وجہ سے سمجھوتہ ایکسپریس بند کی گئی تھی۔ جمعرات کو بھارت جانے والی ٹرین تاحکم ثانی روک دی گئی تھی۔ سمجھوتہ ایکسپریس ٹرین ہر پیر اور جمعرات کی صبح بھارت روانہ ہوتی ہے۔ نوائے وقت نے نیو یارک ٹائمز کا حوالہ دیکر یہ دو کالمی خبر بھی لگائی ہے کہ جنگ کی صورت میں بھارت کے پاس اپنے فوجیوں کو فراہم کرنے کیلئے صرف 10 دن کا اسلحہ موجود ہے۔ نوائے وقت نے امریکی اخبار کے حوالے سے مزید لکھا کہ پاکستان کی فضائیہ کے مقابلے میں بھارتی فضائیہ نے پسپائی کو گلے لگایا۔

امریکی اخبار نے سرکاری اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ اگر جنگ چھڑ جاتی ہے تو بھارت اپنے فوجیوں کو صرف 10 دن کا اسلحہ فراہم کرسکتا ہے۔

تجزیہ مشتملات کے بعد تحقیق کے نتائق اخذ کرنے سے قبل یہاں ہم ٹیبل کی صورت میں ان خبروں کی تعداد بتا رہے ہیں جو تحقیق کے لئے مختص دورانیے کے دوران شائع ہوئیں۔ یعنی 27 فروری سے 5 مارچ 2019 تک روزنامہ جنگ اور نوائےو قت کے صفحہ اول پر پاک بھارت کشیدہ تعلقات کے حوالے سے شائع شدہ خبروں کی تعداد۔

تاریخ	جنگ	نوائے وقت
27 فروری 2019	18	25
28 فروری 2019	11	18
یکم مارچ 2019	16	20
2 مارچ 2019	23	10
3 مارچ 2019	15	15
4 مارچ 2019	27	17
5 مارچ 2019	15	10

نتائج/محاصل

فروری، مارچ 2019 میں پاکستان اور ہندوستان کے مابین فضائی اور سرحدی کشیدگی کے موقع پر پاکستان کی ورقی صحافت (پرنٹ میڈیا) نے کس طرح اور کس انداز میں کوریج کی۔ اس کی تحقیقی جانچ پرکھ کے لئے ہم نے پاکستان کے دو صف اول کے اخبارات کا انتخاب کیا۔ ان اخبارات کی دونوں ملکوں کے مابین کشیدہ صورت حال کے ہفتے کی اشاعت کا جائزہ لیا۔ اب پچھلے سطور میں مذکور جنگ اور نوائے وقت کے صفحات اول پر شائع خبروں کی روشنی میں ان چار سوالات کے جواب اخذ کرنے کی سعی کرتے ہیں جو ہم نے اس مقالے کی ابتدا میں اٹھائے تھے۔ اس مقصد کے لئے چاروں سوالات یہاں ایک دفعہ پھر پیش کرتے ہیں۔

1۔ کیا پاکستان کے اخبارات نے پاک بھارت کشیدگی اورا س سے جڑے واقعات کو معروضیت کی آنکھ سے دیکھا؟
اس باب میں پاکستان کے قومی روزنامے جنگ اور نوائے وقت اپنے خبری سطور میں معروضیت کو نظر انداز کرتے دکھائے دیتے ہیں۔ بھارت کے جنگی طیاروں کی پاکستانی

حدود میں کافی اندر تک آنے اور پے لوڈ گرانے کے بعد27 فروری 2019 کی اپنی پہلی اشاعت میں دونوں اخبارات نے جائے وقوعہ سے رپورٹنگ نہیں کی۔ معروضی حقائق اس طرح سے نہیں دکھائے جیسا خبریت کا تقاضا ہوا کرتا ہے۔ اخباری نمائندگان کی بالاکوٹ کے مقام جبہ سے وقائع نگاری اخبارات میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ دونوں اخبارات نے لیڈ اسٹوری وہی لگائی جو پاکستان کے فوجی ترجمان میجر جنرل آصف غفور کی پریس کانفرنس سے اخذ کی گئی تھی۔ نوائے وقت نے تو سرخی لگائی کہ پاکستان کی فضائیہ نے بھارتی طیاروں کو مار بھگایا۔ جبکہ معروضی بات یہ ہے کہ اس رات یعنی پچیس اور چھبیس فروری کی درمیانی شب کوبھارت کے طیارے نہ مارے گئے نہ بھگائے گئے۔

2۔ کیا پاکستانی اخبارات نے اس موقع پر غیر جانبداری دکھائی؟

اس حوالے سے بھی پاکستان کا پرنٹ میڈیا مکمل غیر جانبدار نہیں دکھائی دیتا۔ خبری متن کے مطابق خاص کر روزنامہ نوائے وقت نے خبر دیتے ہوئے جانبداری کا مظاہرہ کیا۔ بھارت کے حکومتی عہدیداروں اور ذمہ داروں کے بیانات مخصوص زاویے سے شائع کئے۔ مثال کے طور پر بھارت کی فضائی افواج کے سربراہ کی پریس کانفرنس کو تو کوریج نہیں دی تاہم اسی پریس کانفرنس کے اس پہلو کوخاص انداز میں اجاگر کرنے کی کوشش کی گئی کہ بھارتی ایئر چیف نے صحافیوں کے سوالوں کے جواب میں بتایا کہ فضائیہ کا کام نشانہ بنانا ہے، نیچے ہلاکتیں گننا ہمارا کام نہیں، یہ سرکار بتاتی ہے۔ روزنامہ جنگ نے بھی بھارتی ایئر چیف کے اس بیان کو تقریبا اسی انداز میں ہائی لائٹ کیا اور بتایا کہ بھارتی فضائیہ کا سربراہ صحافیوں کے سوالات پر لاجواب اور پریشان ہو گئے۔ تاہم بھارتی ایئر چیف کی میڈیا کانفرنس کی مکمل خبر اخبار کے صفحات پر نظر نہیں آتی۔ سو خبری تقاضے یعنی غیر جانبداری پر ضرب لگائی گئی۔

3۔ کیا پاکستانی پریس نے خبر کی حرمت اور تقدس کو مد نظر رکھا یا صحافتی اقدار کو چھوڑ کر حب الوطنی کا لبادہ اوڑھ لیا۔

پاکستان کے اخبارات نے پاک بھارت تناؤ کے ایام میں خبر کی حرمت اور تقدس کا خیال نہیں رکھا۔ اول تو یہ کہ بھارت اور اس کے وزیر اعظم کے لئے ہتک آمیز الفاظ استعمال کئے گئے، مثلا یکم مارچ کی اشاعت میں جنگ نے خبری متن میں بھارت کے وزیر اعظم کے لئے "بے شرم " کا لفظ استعمال کیا۔ تمام صحافتی قوانین اور اخلاقیات کسی شخص اور خاص طور پر کسی ملک کے وزیر اعظم کے لئے ایسے الفاظ کے استعمال کی اجازت نہیں دیتی۔اخبارات نے خبر کی حرمت کا اس طرح بھی خون کیا کہ گراونڈ پر رونما ہونے والے واقعے کو عوام کو بتانے کی بجائے ریاستی و عسکری حکام کے بیانات کی پوشاک پہنا کر خبر دینے کی شعوری کوشش کی۔ واقعاتی رپورٹنگ کا شدت سے فقدان نظر آیا۔ اخبارات کے صفحات صحافتی اقدار کے پاسبان کی بجائے ریاست پاکستان کے ترجمان کا کردار ادا کرتے نظر آتے ہیں۔

4۔ کیا پاکستانی اخبارات نے پاکستان اور بھارت کے کشیدہ تعلقات کو ویسے ہی خبری پیرائے میں قارئین تک پہنچایا یا خالص خبر عوام تک پہنچانے میں عمدا کوتاہی برتی؟

پاکستانی اخبارات نے ان کشیدہ حالات میں واقعاتی رپورٹنگ سے شعوری طور پر احتراز کیا۔ پچیس اور چھبیس فروری کی درمیانی شب اور پھر ستائیس فروری کو بھارتی جنگی طیاروں نے دراندزی کی۔ ان بڑے اور بین الاقوامی اہمیت کے حامل واقعات کے بعد بھی کم از کم خبری سطور تک یہ محسوس ہوتا ہے کہ جنگ اور نوائے وقت نے اپنے نمائندے سپاٹ پہ نہیں بھیجے۔ اور اگر اخباری نمائندے بالاکوٹ اور اگلے روز کشمیر کے سرحدی علاقے

میں پہنچے بھی ہیں تو اخباری صفحات ان کے اسائنمنٹ کو خبری پیرائے میں عوام تک پہنچاتے نظر نہیں آتے۔ لہٰذا ہم اس نتیجے پہ پہنچتے ہیں کہ اخبارات نے واقعات کو ان کی اصل میں عوام تک بذریعہ رپورٹنگ پہنچانے میں کوتاہی برتی۔

تجاویزوسفارشات

اس مقالے کے لئے جمع شدہ خبری مواد اور معطیات کو تحقیقی کسوٹی پہ پرکھنے کے بعد ہم نے جو نتائج اخذ کئے ہیں ان کی بنیاد پر یہ تجاویز پیش کرتے ہیں کہ

اخبارات خبریت اور معروضیت کے دامن کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ خبریت سے خالی اور معروضیت سے عاری اخباری تحریر کو جو بھی نام دیا جائے مگر کم از کم یہ خبر نہیں ہو سکتی۔

تناؤ کے ماحول اور جنگی صورت حال میں اخبارات کے صفحات کو جذبات کو قابو میں رکھنا چاہئے۔ اس مقصد کے لئے زیرک، معاملہ فہم اور جنوئن ایڈیٹرز تعینات کئے جائیں۔

اخبار جس ملک سے نکلتا ہے اس کے دشمن ملک سے تعلقات کشیدہ ہو جائیں تب بھی پروفیشنل صحافی کسی شخص یا کسی ملک کے لئے تضحیک آمیز الفاظ یا فقرے نہیں لکھ سکتا۔ اس صحافتی اصول کا خاص خیال رکھا جائے۔

اخبار کے صفحات کو بیانات پر مشتمل خبروں کی بجائے تفتیشی اور واقعاتی خبروں سے مزین کرنا پروفیشنل صحافت کا تقاضا ہے، لہٰذا جنگی ماحول میں بھی فیلڈ رپورٹنگ کو ترجیح دی جائے۔

اخبارات اپنے ملک کی پروپیگنڈہ مہم کا حصہ بننے کی بجائے اصل حالات سے قارئین کو آگاہ کرنے کی خو ڈالیں۔

حوالہ جات

بی بی سی اردو ویب سائیٹ، 24 فروری 2019

جعفری، عقیل عباس، 2010، پاکستان کرونیکل،ورثہ 1/26,94ویں اسٹریٹ فیز ۶، ڈی ایچ اے، کراچی، ص 8

حجازی، مسکین علی، ڈاکٹر، 1998، پنجاب میں اردو صحافت کی تاریخ، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ص 292

خورشید، ڈاکٹر عبدالسلام، 1993، صحافت پاکستان اور ہند میں، ط اول، مجلس ترقی ادب لاہور، ص 490

روزنامہ جنگ کراچی، 28 فروری 2019

روزنامہ جنگ کراچی، 28 فروری 2019

روزنامہ جنگ کراچی، 28 فروری 2019

روزنامہ جنگ کراچی، 28 فروری 2019

روزنامہ نوائے وقت، 28 فروری 2019

روزنامہ جنگ کراچی، 28 فروری 2019

روزنامہ نوائے وقت، 28 فروری 2019

روزنامہ جنگ کراچی، یکم مارچ 2019

روزنامہ جنگ کراچی، یکم مارچ 2019
روزنامہ نوائے وقت، یکم مارچ 2019
روزنامہ جنگ کراچی، 2 مارچ 2019
روزنامہ جنگ کراچی، 3 مارچ 2019
روزنامہ نوائے وقت، 3 مارچ 2019
روزنامہ جنگ کراچی،5 مارچ 2019
روزنامہ نوائے وقت، 5 مارچ 2019
زبیری، ڈاکٹر نثار احمد، 2014، ابلاغ عامہ: افکار و نظریات، سنگ میل پبلیکیشنز لاہور، ص 96
صدیقی، عبد الرحمان، 1990، پاک و ہند تعلقات یا تصادم، شبل پبلی کیشنز پرائیوٹ لمیٹڈ، کلفٹن روڈ کراچی
طاہر مسعود، ڈاکٹر، 2002، اردو صحافت انیسویں صدی میں، فضلی سننز پرائیوٹ لمیٹڈ، اردو بازار کراچی
گربچن چندن، 1992، جام جہاں نما اردو صحافت کی ابتدا، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، اردو بازار دہلی
نصف صدی کا قصہ، 1990، جنگ پریس راولپنڈی، ص 24
نصف صدی کا قصہ، 1990، جنگ پریس راولپنڈی، ص 28
نظامی، رمیزہ مجید، (ایڈیٹر)خصوصی رسالہ: نوائے وقت، 23 مارچ 2015
ہمایوں ادیب، 1975، پاکستان کی خارجہ پالیسی، عزیز پبلشرز، اردو بازار لاہور

Malik, M sajid, Pakistan India Relations, An analytical prespective of peace efforts, Stretegic Studies, Vol39, Institute of Stratigic Studies, Islamabad